ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:31مارچ1965

کمشنر آف انکم ٹیکس

بنام

مگنیرام بنگور اینڈ کمپنی

[کے سبا راؤ، جے سی شاہ اور ایس ایم سیکری، جسٹسز]

انکم ٹیکس ایکٹ (11، سال 1922)-چالو کاروبار کی فروخت-گرتی ہوئی قیمت-جب اس کا ایک حصہ اسٹاک ان ٹریڈ کی وجہ سے ہوتا ہے۔

زمین کی ترقی کا کاروبار کرنے والی ٹیکس دہندگان کی فرم کا کاروبار ایک ایسی کمپنی کو فروخت کر دیا گیا تھا جسے ٹیکس دہندگان نے فروغ دیا تھا۔ خریداری کی قیمت میں زمین کی قیمت، پگڑی وغیرہ کے لئے رقم شامل تھی. پگڑی کی قیمت کے طور پر ظاہر کی گئی رقم کا تخمینہ انکم ٹیکس میں اس بنیاد پر لگایا جانا تھا کہ (1) ٹیکس دہندگان کا کاروبار خالصتاً زمین کی خرید و فروخت کا تھا اور (2) یہ رقم زمین کی فروخت کی وجہ سے منافع تھا جو ٹیکس دہندگان کا اسٹاک ان ٹریڈ تھا۔ اس عدالت میں اپیل میں۔

حکم ہوا کہ:-اس مقدمہ کے حقائق پر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ٹیکس دہندگان خالصتاً زمین کی خرید و فروخت کا کاروبار کر رہے تھے۔ وہ زمین خریدنے، اسے ترقی دینے اور پھر اسے بیچنے میں مصروف تھے۔ فروخت پورے کاروبار کی فروخت تھی اور گرتی ہوئی قیمت کا کوئی حصہ زمین کی قیمت سے منسوب نہیں تھا۔ اگر ایسا تھا تو اس کا کوئی حصہ قابل ٹیکس نہیں تھا۔ [617H-618A, E]

کمشنر آف انکم ٹیکس، کیرالہ بمقابلہ ویسٹ کوسٹ کیمیکل اینڈ انڈسٹریز لمیٹڈ 135I.T.R46 اور ڈوٹی بمقابلہ کمشنر آف ٹیکسز (1927) 327A.C، اطلاق ہوا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

زمین خریدنے، اس کی ترقی اور اسے فروخت کرنے کے کاروبار سے متعلق کاروبار کی صورت میں، وصولی کی فروخت کو عام فروخت سے الگ کرنا آسان ہے، اور گرتی ہوئی قیمت کا ایک حصہ وصولی کی فروخت میں فروخت ہونے والی زمین کی قیمت سے منسوب کرنا بہت مشکل ہے۔ صرف یہ حقیقت کہ شیڈول میں زمین کی قیمت بیان کی گئی تھی، اس نتیجے پر نہیں پہنچی کہ گرتی ہوئی قیمت کا ایک حصہ لازمی طور پر فروخت کی گئی زمین کی وجہ سے تھا۔ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں تھا کہ فروخت کی تاریخ پر زمین کا جائزہ لینے کی کوئی کوشش کی گئی تھی۔ چونکہ ٹیکس دہندگان اس معاملے کو ایک کمپنی کو منتقل کر رہے تھے، جسے ٹیکس دہندگان نے خود تشکیل دیا تھا، اس لیے عام طور پر فروخت کی تاریخ تک زمین کا جائزہ لینے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی ہوگی۔[618B-D]

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 310، سال 1964۔

کلکتہ ہائی کورٹ کے 13 دسمبر 1961 کے انکم ٹیکس ریفرنس نمبر 74 سال 1956 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل کی گئی۔

درخواست گزار کی طرف سے این ڈی کارخانس، گوپال سنگھ اور آر این سچتھی شامل ہیں۔

جواب دہندہ کی طرف سے اے وی وشوناتھ شاستری، ایس مورتی اور بی پی مہیشوری۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس سیکری نے سنایا۔

سیکری، جسٹس۔ یہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 66 کے تحت کلکتہ ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف خصوصی اجازت کی اپیل ہے۔ انکم ٹیکس اپیلٹ ٹریبونل کے ذریعہ ہائی کورٹ کو بھیجے گئے چار سوالات یہ ہیں:

(1) کیا اس معاملے کے حقائق اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے انکم ٹیکس افسر سینٹرل سرکل چودھویں کلکتہ انکم ٹیکس کے اپیلیٹ اسسٹنٹ کمشنر رینج A کلکتہ کے حکم کے خلاف ٹریبونل کے سامنے اپیل دائر کرنے کے مجاز تھے؟

(2) کیا اس معاملے کے حقائق اور حالات کی بنیاد پر ڈھائی لاکھ روپے کی رقم ان زمینوں کی فروخت پر سرپلس کی نمائندگی کرتی ہے جو ٹیکس دہندگان کی کمپنی کی تجارت میں اسٹاک تھا یا پگڑی کی قیمت مبینہ طور پر منتقل کی گئی تھی؟

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

(3) کیا اس معاملے کے حقائق اور حالات کی بنیاد پر پورے کاروباری ادارے کی فروخت سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ 2,50,000 روپے کی رقم میں قابل ٹیکس منافع تھا؟

(4) کیا اس معاملے کے حقائق اور حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے اور ٹریبونل کے نتائج کے پیش نظر کہ مشتری کمپنی کا پورا شیئر کیپیٹل (سات عام حصص کو چھوڑ کر) مجموعی طور پر کاروبار کی فروخت کی قیمت کے بدلے بائع فرم نے اپنے قبضے میں لے لیا تھا، اس میں 2,50,000 روپے کا کوئی منافع تھا جو ہندوستانی انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت قابل ٹیکس ہے؟

متعلقہ حقائق اور حالات یہ ہیں۔ جواب دہندہ، میسرز مکنیر ام۔بنگور اینڈ کمپنی (لینڈ ڈپارٹمنٹ) کلکتہ (جسے بعد میں بائع کہا جاتا ہے) کلکتہ میں زمین کی ترقی کا کاروبار کرنے والی ایک فرم تھی۔ 7 جولائی 1948 کے ایک معاہدے کے تحت فرم کے شراکتدار نے مذکورہ فرم کے تمام کاروبار کو انضمام شدہ ڈیولپمنٹ لمیٹڈ کو فروخت کرنے پر اتفاق کیا، جس کے بعد اسے مشتری کہا جاتا تھا، جس کمپنی کو فرم کے شراکت داروں نے فروغ دیا تھا۔ مذکورہ معاہدے کے متعلقہ پیراگراف درج ذیل ہیں:

"اور جبکہ بائعاں نے فروخت کرنے پر رضامندی ظاہر کی ہے اور کمپنی نے اس بنیاد پر مذکورہ تمام کاروبار خریدنے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔

اب فریقین کے درمیان اس پر اتفاق کیا جاتا ہے اور اس کا اعلان اس طرح کیا جاتا ہے:

1. بائعاں اس کے ذریعے فروخت کرنے پر راضی ہو جاتے ہیں اور کمپنی اس کے ذریعہ مذکورہ بالا تمام کاروبار کو جولائی کے آٹھویں دن سے ایک ہزار نو سو اڑتالیس خریدنے پر راضی ہو جاتی ہے۔ مذکورہ کاروبار کی پگڑی کے ساتھ ساتھ تجارت میں تمام اسٹاک، فکسچر، اوزار، آلات، فرنیچر، فٹنگ اور مذکورہ کاروبار سے تعلق رکھنے والی دیگر تمام اشیاء اور چیزیں یا اس میں استعمال ہونے والی کسی بھی طرح سے تمام معاہدوں کے فوائد اور مفاد کے ساتھ.

2. خریداری کی قیمت چونتیس لاکھ ننانوے ہزار تین سو روپے ہوگی جو کمپنی کی جانب سے بائعاں یا ان کے نامزد افراد کو ایک سو روپے کے سترہ ہزار پانچ سو ریڈیم ایبل ترجیحی حصص اور کمپنی کے سرمائے میں ایک سو روپے کے سترہ ہزار پانچ سو ریڈیم ایبل ترجیحی حصص اور ایک سو روپے کے سترہ ہزار چار سو ترانوے عام حصص ادا کیے جائیں گے جنہیں بائعاں مذکورہ خریداری قیمت کے مکمل اطمینان کے ساتھ قبول کریں گے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

3. کمپنی بائعاں کے تمام قرضوں اور واجبات کو سنبھالے گی اور ادا کرے گی جن میں ترقیاتی اخراجات جیسے سڑکیں کھولنا، نالے بچھانا اور علاقوں میں بجلی فراہم کرنا اور بچوں کی تعلیم کے لئے ٹالی گنج میں ایک اسکول فراہم کرنا شامل ہے جس کے لئے بائعاں نے ٹولی گنج میونسپلٹی کو حلف نامہ دیا ہے اور زمین کے مختلف خواہشمند خریداروں کی طرف سے ان کے ساتھ جمع کرائی گئی رقم کے سلسلے میں وینڈرز کی ذمہ داری بھی شامل ہے۔ لیکن انکم ٹیکس، سپر ٹیکس یا کاروبار کے منافع کے سلسلے میں آمدنی یا آمدنی پر کسی اور ٹیکس یا ڈیوٹی کے لئے وینڈرز کی ذمہ داریوں کو چھوڑ کر".

شیڈول میں 34,99,300 روپے کی رقم اس طرح طے کی گئی تھی:

		(روپے میں)
1.	زمین	12,68,628 7 7
2.	پگڑی	2,50,000 0 0
3.	موٹر کار اور لاری	25,866 0 0
4.	فرنیچر، فکسچر وغیرہ.	5,244 5 6
5.	رہن محفوظ	71,62,367 6 0
6.	زمین کی خریداری کے لئے ڈپازٹ	53,500 0 0
7.	وکیلوں، ٹھیکیداروں کے عملے اور دیگر بقایاجات کو ایڈوانس ادائیگی	1,83,622 3 6
8.	بینک میں نقد رقم	71,800 1 8
		36,21,029 0 9
	تفریک۔ قرضہ	1,21,729 0 9
		34,99,300 0 0

34,99,300 روپے کی ادائیگی 100 روپے کے 17,500 ریڈیم ایبل ترجیحی حصص اور 100 روپے کے 17،493 عام حصص کی الاٹمنٹ کے ذریعے کی گئی، جس کی الاٹمنٹ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

بائعاں شراکتداروں یا ان کے نامزد افراد کو کی گئی۔ اس طرح بائعاں کو کمپنی کو منتقل کیے گئے اثاثوں کے لئے 34,99,300 روپے کی فیس ویلیو کے حصص ملے۔

انکم ٹیکس افسر نے کہا کہ 2,50,000 روپے کی رقم دراصل بائعاں نے تجارت میں قیمتی اسٹاک کی فروخت پر منافع کی ایک رقم کے طور پر وصول کی تھی نہ کہ پگڑی کے طور پر جیسا کہ الزام لگایا گیا تھا۔ اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر نے اپیل پر کہا کہ ڈھائی لاکھ روپے کی مذکورہ رقم پگڑی کی قیمت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ چونکہ منتقلی کاروبار کی منتقلی تھی، لہذا منافع سرمائے کا منافع تھا اور لہذا ٹیکس کے لئے ذمہ دار نہیں تھا۔ ڈوٹی بمقابلہ کمشنر آف ٹیکسز ([1]) پر انحصار کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ "منتقلی فرم کے تمام اثاثوں کی ایک کمپنی کو منتقلی ہے لہذا منتقلی ایک سرمائے کی فروخت ہے"۔

انکم ٹیکس افسر نے اپیلٹ ٹریبونل کے سامنے اپیل دائر کی۔ اپیلٹ ٹریبونل نے کہا کہ اگرچہ فروخت ایک کاروبار کی فروخت تھی، لیکن اسٹاک کی قیمت کا سراغ لگایا جاسکتا ہے، اور، لہذا، فروخت سے حاصل ہونے والا منافع قابل ٹیکس آمدنی ہے۔ پگڑی کے بارے میں ٹریبونل نے کہا: 'ہم نہیں سمجھتے کہ منتقل کیے گئے کاروبار کی پگڑی کی زیادہ قیمت تھی۔ مگنیرام بنگور اینڈ کمپنی متعدد شراکت داروں پر مشتمل ایک فرم تھی اور مگنیرام بنگور اینڈ کمپنی لینڈ ڈپارٹمنٹ ایک علیحدہ فرم تھی جس کے ساتھ وہی شراکت دار شامل تھے۔ تاہم، فرم مگنیرام بنگور اینڈ کمپنی کے مختلف حصص دیگر کاروباروں میں اپنی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ زمینوں اور عمارتوں میں بھی کاروبار کر رہے تھے۔ محکمہ کے نمائندے نے ہماری توجہ اس حقیقت کی طرف مبذول کرائی کہ ٹیکس دہندگان کی فرم کی زمینوں اور عمارتوں کی منتقلی کے معاملے میں نقل و حمل ایک اصول کے طور پر مگنیرام بنگور اینڈ کمپنی کے نام پر نافذ کی جاتی تھی۔ ٹیکس دہندہ کے فاضل وکیل نے اس حقیقت پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔ لہذا ہم اسے صحیح مان رہے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو مگنیرام بنگور اینڈ کمپنی لینڈ ڈپارٹمنٹ کے نام پر کچھ بھی نہیں تھا۔ مذکورہ فرم کو بالکل مختلف نام سے کمپنی میں تبدیل کرنے سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ مگنیرام بنگور اینڈ کمپنی لینڈ ڈپارٹمنٹ کے نام کو زیادہ اہمیت نہیں دی گئی تھی۔ ان حالات میں، ہماری رائے میں، خریداری کمپنی کی طرف سے ادا کی جانے والی قیمت بائعاں کی پگڑی پر غور کرنے پر نہیں تھی، بلکہ پورے چالو کاروبار کو سنبھالنے اور رقم میں نہیں بلکہ حصص کی الاٹمنٹ کے ذریعہ غور کرنے پر تھی.

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

ایسے حالات میں سرپلس مجموعی طور پر کاروبار کی فروخت سے باہر تھا، جس میں ٹیکس دہندگان کی فرم کے کاروبار میں اسٹاک بھی شامل تھا۔ چونکہ منتقل کیے گئے دوسرے اثاثوں کی مخصوص قیمت تھی جو منتقلی کے عمل سے قیمت میں اضافہ نہیں کرے گی، لہذا واحد قیمت جو بڑھ سکتی ہے وہ ہاتھ میں موجود اسٹاک کی قیمت تھی، جو موجودہ معاملے میں زمین ہے۔ لہٰذا، ہماری رائے میں، ڈھائی لاکھ روپے کی رقم دراصل دیگر اثاثوں کے ساتھ بیچی گئی زمینوں کی اضافی قیمت تھی۔

لیکن ٹریبونل نے اس اپیل کو اس بنیاد پر خارج کر دیا کہ اگرچہ بائعاں مشتری سے مختلف ادارہ ہیں، پہلی شراکت ہے اور دوسرا ایک محدود کمپنی ہے، لین دین شراکت داروں کی کاروباری پوزیشن کی ایڈجسٹمنٹ ہے۔ اس میں مزید کہا گیا ہے کہ انکم ٹیکس ڈپارٹمنٹ کو اس معاملے میں کسی بھی منافع کے ثبوت کے طور پر صرف بک کیپنگ اندراج لینے کا حق نہیں ہے۔

ہائی کورٹ نے سب سے پہلے سوال نمبر 4 کا جواب اس طرح دیا:

"اس لین دین میں کوئی منافع نہیں ہوا جس کے ذریعہ تجارت میں پورا اسٹاک اور فرم کا کاروبار لمیٹڈ کمپنی کو منتقل کیا گیا تھا۔ ایک بار پھر اس حقیقت سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ 39,300 حصص میں سے سات حصص کے ساتھ دو بیرونی افراد کو ڈائریکٹر کے طور پر لایا گیا تھا۔ سرہومی مہتا کے معاملے میں 6000 حصص میں سے 400 حصص سرہومی مہتا کے بیٹوں کو الاٹ کیے گئے تھے۔ نہ ہی مظہر کاروبار کو پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی میں تبدیل کرنے کے معاملے اور اسے پبلک لمیٹڈ کمپنی میں تبدیل کرنے کے معاملے میں اصولی طور پر کوئی فرق دیکھ سکتا ہوں اگر مؤخر الذکر کمپنی میں بیرونی افراد کو جاری کردہ حصص کا کوئی بڑا حصہ الاٹ نہیں کیا جاتا ہے۔

ہائی کورٹ نے محسوس کیا کہ یہ جواب معاملے کو نمٹانے کے لئے کافی ہے، لیکن چونکہ سوال نمبر 2 اور 3 کا حوالہ دیا گیا تھا، لہذا انہوں نے ان کا جواب دیا۔ سوال نمبر 2 کے بارے میں ہائی کورٹ نے کہا کہ چونکہ کمپنی کو منتقل کی جانے والی فرم کے اثاثے فہرستدار کیے گئے ہیں اور چونکہ فروخت کے معاہدے میں آئٹم 3 سے 8 میں دیئے گئے اعداد و شمار میں فرق کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے، لہذا یہ خیال رکھنا چاہئے کہ پگڑی کی قیمت کے طور پر دکھائے گئے 2،50،000 روپے کو زمینوں کی فروخت پر سرپلس کے ذریعہ پیش کیا جانا چاہئے جو تخمینہ لگانے والی کمپنی کا اسٹاک ان ٹریڈ تھا". سوال نمبر 3 کے بارے میں ہائی کورٹ نے کہا کہ اگر ٹیکس دہندگان کی جانب سے تحویل میں لیے گئے اسٹاک کی قیمت سوال نمبر 4 کے جواب کے پیش نظر فروخت

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کے معاہدے میں دکھائے گئے اعداد و شمار سے زیادہ بھی ہو تو کوئی منافع نہیں ہے جس پر ٹیکس لگایا جاسکے۔

ہم یہ ذکر کر سکتے ہیں کہ سوال نمبر 1 سے نمٹنا ضروری نہیں ہے کیونکہ اسے ہائی کورٹ کے سامنے چھوڑ دیا گیا تھا۔ درخواست گزار کے وکیل جناب کارخانیس نے زور دے کر کہا کہ ڈوٹی کے مقدمہ کا ایک لحاظ سے غلط فیصلہ کیا گیا تھا اور بائعاں اور مشتریاں مختلف ادارے ہونے کی وجہ سے کارپوریٹ پردے کو پھاڑ کر یہ دیکھنا جائز نہیں ہے کہ آیا بائعاں کے شراکتدار وہی ہیں جو مشتری کے شیئر ہولڈرز ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر پردے کو نہ توڑا جائے تو بائعاں کی جانب سے مشتری کو فروخت کیا جاتا تھا اور فروخت سے منافع حاصل ہوتا تھا۔ مدعا علیہ کے وکیل وشوناتھ شاستری کا کہنا ہے کہ اگر تیسرے سوال کا جواب ان کے حق میں دیا جاتا ہے تو دیگر سوالوں سے نمٹنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ چونکہ ہم بائعاں کے حق میں تیسرے سوال کا جواب دینے کے لئے مائل ہیں، لہذا دوسرے سوالات اور ان کے بارے میں دیئے گئے دلائل سے نمٹنا ضروری نہیں ہے۔

اپیلٹ ٹریبونل نے اس معاملے میں فیصلہ دیا کہ یہ فروخت کاروبار کی فروخت ہے۔ مذکورہ بالا معاہدے کی شق 1 سے بھی یہ بات واضح ہے۔ اگر ایسا ہے تو ڈوٹی کا معاملہ ([1]) لاگو ہوتا ہے۔ ڈوٹی کے معاملے میں حقائق کو آسانی سے اس معاملے میں حاشیہ بالا سے لیا جاسکتا ہے۔ "1920 میں، نیوزی لینڈ میں عام تاجروں اور ڈریپرز کے طور پر کاروبار کرنے والے دو شراکت داروں نے شراکت داری کے کاروبار کو ایک محدود کمپنی کو فروخت کیا جس میں وہ واحد شیئر ہولڈر بن گئے۔ فروخت پورے اثاثوں کی تھی، بشمول پگڑی، مکمل طور پر ادا کیے جانے والے حصص پر غور، اور کمپنی کی طرف سے تمام ذمہ داریوں کو ادا کرنے کا معاہدہ۔ حصص کی برائے نام قیمت شراکتداری کے کیپٹل اکاؤنٹ کے کریڈٹ کی رقم سے زیادہ ہونے کی وجہ سے اس کی آخری بیلنس شیٹ میں ایک نئی بیلنس شیٹ تیار کی گئی تھی جس میں تجارت میں اسٹاک کے لئے بڑی قیمت دکھائی گئی تھی۔ کمشنر آف ٹیکسز نے تجارت میں اسٹاک کی فروخت پر ظاہر کردہ قیمت میں اضافے کو منافع کے طور پر لیا، اور نیوزی لینڈ کے لینڈ اینڈ انکم ٹیکس ایکٹ، 1916 کے تحت انکم ٹیکس کے لئے درخواست گزار کا جائزہ لیا، جو کسی بھی کاروبار سے حاصل ہونے والے تمام منافع یا منافع پر ٹیکس عائد کرتا ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

پریوی کونسل نے درخواست گزار کے حق میں دو بنیادوں پر مقدمہ کا فیصلہ کیا، پہلا یہ کہ "اگر لین دین کو فروخت کے طور پر سمجھا جاتا ہے، تو اسٹاک کی کوئی علیحدہ فروخت نہیں تھی، اور فروخت ہونے والی مجموعی شے کے طور پر اسٹاک کی کوئی قیمت نہیں تھی"۔ اس بنیاد کے سلسلے میں لارڈ فلیمور نے مشاہدہ کیا کہ "انکم ٹیکس آمدنی پر ٹیکس ہونے کی وجہ سے، یہ اچھی طرح سے ثابت ہے کہ ایک پوری چیز کی فروخت جسے کاروبار کے لئے دی گئی قیمت کے مقابلے میں منافع پر فروخت دکھایا جا سکتا ہے، یا جس پر یہ کتابوں میں کھڑا ہے، انکم ٹیکس کے قابل منافع کو جنم نہیں دیتا ہے". انہوں نے مزید کہا کہ "تاہم، جہاں کاروبار، جیسا کہ موجودہ معاملے میں، مکمل طور پر خرید و فروخت پر مشتمل ہے، عام اور حقیقی فروخت کے درمیان فرق کرنا زیادہ مشکل ہے، دونوں صورتوں میں مقصد یہ ہے کہ سامان کو ان کے لئے دی گئی قیمت سے زیادہ قیمت پر ٹھکانے لگایا جائے، اور اس طرح کاروبار سے منافع کمایا جائے. حقیقت یہ ہے کہ اسٹاک کے بڑے بلاکس فروخت کیے جاتے ہیں اس سے حاصل ہونے والے منافع کو آہستہ آہستہ اور چھوٹی فروخت کے ذریعہ حاصل ہونے والے منافع سے کچھ مختلف نہیں ہوتا ہے۔ اگر پورا اسٹاک ایک ہی فروخت میں فروخت ہو جائے تو بھی ایسا ہو سکتا ہے۔ یہاں تک کہ وصولی کی فروخت کی صورت میں، اگر کوئی ایسی شے تھی جسے فروخت شدہ اسٹاک کی نمائندگی کے طور پر پایا جا سکتا تھا، تو اس فروخت سے حاصل ہونے والا منافع، اگرچہ پوری فروخت کے ساتھ مل کر کیا گیا تھا، ممکنہ طور پر قابل ٹیکس آمدنی سمجھا جا سکتا ہے۔ لارڈ فلیمور نے مندرجہ ذیل مشاہدات کے ساتھ اختتام کیا:

"اگر کوئی کاروبار موجودہ کاروبار کی طرح خالص خرید و فروخت کا ہو تو پورے اسٹاک کی فروخت سے حاصل ہونے والا منافع، اگر وہ خود ہی قائم رہتا ہے، تو انکم ٹیکس کے حساب سے ہو سکتا ہے۔ لیکن حقائق کے بارے میں ان کا نقطہ نظر (اگر ان کے لئے حقائق پر غور کرنے کے لئے کھلا ہے) وہی ہے جو اسٹاؤٹ چیف جسٹس کا ہے۔-یعنی، یہ ایک سست لین دین تھا".

اس عدالت نے انکم ٹیکس کمشنر، کیرالہ بمقابلہ ویسٹ کوسٹ کیمیکلز اینڈ انڈسٹریز لمیٹڈ ([1]) میں ڈوٹی کے معاملے کو اس طرح سمجھا:

"اس معاملے سے پتہ چلتا ہے کہ جہاں گراوٹ کی قیمت ادا کی جاتی ہے اور اسٹاک ان ٹریڈ سے کوئی حصہ منسوب نہیں کیا جاتا ہے، وہاں یہ کہنا ممکن نہیں ہے کہ سرمائے کی قیمت میں اضافے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کے نتیجے میں ہونے والے منافع کے علاوہ کوئی اور منافع ہے. تاہم، اس معاملے کا خلاصہ یہ نہیں ہے کہ فروخت یا تبادلہ سے اضافی رقم حاصل کی گئی ہے، لیکن کیا یہ منصفانہ طور پر کہا جا سکتا ہے کہ ایک ٹریڈنگ ہوئی تھی جس سے کاروبار میں صرف منافع حاصل کیا جا سکتا ہے".

مندرجہ بالا سے پتہ چلتا ہے کہ ایک بار جب یہ تسلیم کر لیا جاتا ہے کہ اس معاملے میں مندی کا لین دین ہوا تھا، یعنی، کاروبار کو ایک جاری تشویش کے طور پر فروخت کیا گیا تھا، تو صرف ایک سوال باقی رہتا ہے کہ کیا مندی کی قیمت کا کوئی حصہ تجارت میں اسٹاک کی وجہ سے ہے۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل اس دلیل کی حمایت میں دو بنیادوں پر انحصار کرتے ہیں کہ زمین کی فروخت سے منافع ہوتا ہے جو بائعاں کا اسٹاک ان ٹریڈ تھا۔ ان کا کہنا ہے کہ پہلے معاہدے کے شیڈول میں زمین کی قیمت اور پگڑی اور دیگر اشیاء کی قیمت متعین کی گئی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اگرچہ ڈھائی لاکھ روپے کی رقم کو پگڑی کی قیمت کے طور پر دکھایا گیا تھا، لیکن یہ دیگر اثاثوں کے ساتھ بیچی گئی زمین کی قیمت سے زیادہ تھی۔ دوسری بات، وہ ڈوٹی کے مقدمہ (2) سے اوپر بیان کردہ اقتباس پر بھروسہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ بائعاں کا کاروبار خالصتاً زمین کی خرید و فروخت کا کاروبار تھا۔ ہماری رائے میں اس مقدمہ کے حقائق پر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ بائعاں خالصتاً زمین کی خرید و فروخت کا کاروبار کر رہے تھے۔

اس معاملے میں بائعاں زمین خریدنے، اسے تیار کرنے اور پھر اسے بیچنے میں مصروف تھے۔ معاہدے سے ظاہر ہوتا ہے کہ بائعاں نے پہلے ہی ترقیاتی اخراجات جیسے سڑکیں کھولنے، نالیاں بچھانے اور صفائی ستھرائی کے انتظامات، بجلی کی فراہمی اور اسکول کی فراہمی کے لئے قرض اور ذمہ داریاں ادا کی تھیں۔

ہمیں ایسا لگتا ہے کہ زمین خریدنے، اسے تیار کرنے اور پھر اسے فروخت کرنے کے کاروبار سے متعلق کاروبار کی صورت میں، حصول کی فروخت کو عام فروخت سے الگ کرنا آسان ہے، اور گرتی ہوئی قیمت کا ایک حصہ حصول کی فروخت میں فروخت ہونے والی زمین کی قیمت سے منسوب کرنا بہت مشکل ہے۔ صرف یہ حقیقت کہ شیڈول میں زمین کی قیمت بیان کی گئی ہے، اس نتیجے پر نہیں پہنچتا ہے کہ گرتی ہوئی قیمت کا ایک حصہ لازمی طور پر فروخت کی گئی زمین کی وجہ سے ہے۔ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ فروخت کی تاریخ پر زمین کا جائزہ لینے کی کوئی کوشش کی گئی تھی۔ چونکہ دکاندار اس کمپنی کو یہ معاملہ منتقل کر رہے تھے، جسے بائعاں نے خود

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

تشکیل دیا تھا، اس لیے عام طور پر فروخت کی تاریخ کے مطابق زمین کا جائزہ لینے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی ہو گی۔ شیڈول میں جو کچھ رکھا گیا تھا وہ لاگت کی قیمت تھی، جیسا کہ یہ بائعاں کی کھاتوں میں درج تھا۔ بھلے ہی پگڑی سے منسوب ڈھائی لاکھ روپے کی رقم کو زمین کی قیمت میں شامل کر دیا جائے، لیکن یہ کسی کا معاملہ نہیں ہے کہ یہ زمین کی مارکیٹ قیمت کی نمائندگی کرتا ہے۔

ہمارے خیال میں یہ فروخت پورے کاروبار کی فروخت تھی اور گرتی ہوئی قیمت کا کوئی بھی حصہ زمین کی قیمت سے منسوب نہیں ہے۔ اگر ایسا ہے، تو انکم ٹیکس کمشنر، کیرالہ بمقابلہ ویسٹ کوسٹ کیمیکلز اینڈ انڈسٹریز لمیٹڈ (1) اور ڈوٹی کے مقدمہ (2) میں اس عدالت کے فیصلے سے یہ واضح ہے کہ گرتی ہوئی قیمت کا کوئی بھی حصہ قابل ٹیکس نہیں ہے۔ لہٰذا اہم سوال نمبر 3 کا جواب نفی میں دیتے ہیں۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے، اس جواب کے پیش نظر، سوال نمبر 2 اور 4 کا جواب دینا ضروری نہیں ہے.

اس کے مطابق اپیل کو اخراجات کے ساتھ مسترد کر دیا جاتا ہے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document